حضرت عیسیٰؑ، مبارک ہستی

از جناب مولانا سید فدا حسین بخاری۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھیجے۔ان نبیوں میں تین سو تیرہ رسول ہیں اور ان رسولوں میں پانچ رسول صاحب شریعت نبی ہیں، جنہیں اولوالعزم نبی کہا جاتا ہے۔ان اولوالعزم انبیاء میں سے ایک نبیؑ حضرت عیسیٰؑ ہیں جن کا تذکرہ اس مختصر مقالہ میں کرتے ہیں۔حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔حضرت مریم سلام اللہ علیہا ان چار خواتین میں سے ہیں جو رسول اکرمؐ کی حدیث کے مطابق دنیا کی تمام عورتوں سے افضل اور سردار ہیں۔ان خواتین کے نام یہ ہیں: ۱۔حضرت آسیہ بنت مزاحم ۲۔حضرت مریم بنت عمران ۳۔حضرت خدیجہ بنت خویلد ۴۔حضرت فاطمہ بنت محمدؐ۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لئے قرآن مجید کی سورہ احزاب: "انمایرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیراً" کی آیت آئی اور جناب مریم سلام اللہ علیہا کے لئے سورہ آل عمران میں آیا ہے: "یا مریم ان اللہ اصطفکِ وطھرکِ واصطفکِ علی نساء العالمین"۔اے مریم! اللہ نے تمہیں برگزیدہ کیا ہے اور تمہیں پاکیزہ بنایا ہے اور تمہیں تمام دنیا کی عوتوں پر برگزیدہ کیا ہے۔اس آیت مجیدہ میں دو دفعہ "اصطفک" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔پہلا اصطفا حرف جر کے بغیر استعمال ہوا ہے اس لئے یہ اصطفا قیاسی ہے۔پس پہلے اصطفا کے معنی یہ ہوئے کہ "اللہ نے تمہیں چن لیا، برگزیدہ کیا" اور دوسرے اصطفا (واصطفکِ علی نساء العالمین) کے معنی یہ ہوئے کہ نہ یہ کہ تمہیں صرف برگزیدہ کیا بلکہ تجھے تمام عالم کی خواتین پر برتری دی ہے۔چونکہ "علی نساء العالمین" مطلق ہے اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضرت مریمؑ صرف اپنے زمانے کی خواتین سے برتر ہیں۔آیت کا اطلاق یہ ہے کہ تمام عورتوں کی نسبت برتری رکھتی ہیں، لیکن خاص جہت سے اور وہ خاص جہت یہ ہے کہ حضرت مریمؑ بغیر شوہر کے ماں بنی اور اس جہت سے انہیں تمام عالمین کی عورتوں پر چن لیا۔

رسول پاکؐ کی حدیث کے مطابق حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا، تمام دنیا کی عورتوں کی بھی سردار ہیں اور خاتون جنت بھی کہ جنت کی عورتوں کی بھی سردار ہیں۔اللہ تعالیٰ نے دونوں (حضرت مریمؑ وحضرت زہراءؑ) کے لئے طھر کے مادے کا استعمال کیا ہے۔ایسی تطہیر کو عصمت لازم ہے تو ایسی معصومہ بی بی کی پاکیزہ آغوش میں آنے والا بچہ (بغیر باپ کے) جو اللہ کی نشانی کلمۃ اللہ، روح اللہ، ہے جب حضرت مریم سے متولد ہوا اور حضرت مریم اسے اٹھائے ہوئے اپنے قریہ میں واپس آئی تو یہودیوں اور خصوصاً ان کے علماء نے جو پہلے ہی حضرت مریمؑ کی نسبت حساس تھے، جب یہ دیکھا کہ وہ ایک بچے کو اٹھائے ہوئے آئی ہیں تو انہوں نے کہا اے مریم! یہ تو نے کیا کیا؟ تم تو ہارون کی بہن ہے تیرا خاندان تو ایسا نہ تھا وغیرہ وغیرہ۔"یااخت ھارون ما کان ابوکِ امرء سوء وما کانت اُمکِ بغیاً"۔تو حضرت مریمؑ نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔اس پر انہوں نے کہا: "کیف نکلم من کان فی المھد صبیاً"۔ہم اس سے کیسے بات کریں جو ابھی گہوارے میں ہے ان کا یہ کہنا تھا کہ بچہ بول اٹھا جو ابھی چند گھنٹے پہلے پیدا ہوا تھا، کہا "قال انی عبد اللہ آتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکاً این ما کنت واوصانی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیاًوبراً بوالدتی ولم یجعلنی جباراً شقیاً والسلام علیّ یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیاً"۔میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور میں جہاں بھی رہوں مجھے بابرکت بنایا ہے اور زندگی بھر نماز اور زکوۃ کی پابندی کا حکم دیا ہے اور اپنی والدہ کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا قرار دیا ہے اور اس نے مجھے سرکش اور شقی نہیں بنایا۔اور سلام ہو مجھ پر جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز میں وفات پاؤں گا اور جس روز زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے پیدا ہوتے ہی جو اعلان کیا وہ یہ تھا کہ: ۱) میں اللہ کا بندہ ہوں۔نہ اس کا بیٹا ہوں اور نہ اس کا شریک۔ ۲) مجھے کتاب عطا ہوئی ہے۔۳) میں اللہ کا نبی ہوں۔(خود اللہ نہیں ہوں) ۴) میرا وجود مبارک ہے۔جہاں بھی رہوں۔اس "جہاں بھی رہوں" میں بھی غور و فکر کرنے والوں کے لئے پیغام ہے کہ خواہ زمین پہ رہوں یا آسمانوں میں رہوں ۵) مجھے نماز اور زکوۃ کا حکم دیا گیا ہے۔نماز کا حکم کس کو دیا جاتا ہے؟ جو اللہ کا عبد ہو اور جو خود معبود ہو وہ نماز ادا نہیں کرتا وہ کس کی عبادت کرے گا؟ ۶) اپنی والدہ سے حسن سلوک کا مجھے کہا گیا ہے۔والد کی بات نہیں کی ہے کیونکہ باپ ہے ہی نہیں۔چنانچہ ہم حضرت یحییٰ علیہ السلام سے متعلق قرآن کی سورہ مریم

کی آیت نمبر۱۶ میں پڑھتے ہیں:"وبــــــــراً بـوالـديــه" اور وہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے جب کہ اس آیت میں "وبـرابـو الـدتـی" صرف ماں کی بات کی گئی ہے۔ ۷) سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا۔ اللہ کا نبی اپنے پیدا ہونے والے دن میں اپنے اوپر سلام پڑھ رہے ہیں۔

پس یہ اعتراض نہیں ہونا چاہئے کہ جس دن اللہ کا نبی پیدا ہوا اس دن درود وسلام کی محفلیں نہیں ہونی چاہئیں۔ ۸) حضرت عیسیٰؑ نے یہ فرمایا:" ویـوم امـو ت" یہ نہیں فرمایا کہ یـوم اقتل۔ ہوسکتا یہ اشارہ ہو کہ یہودیوں نے حضرت کو قتل نہیں کیا یعنی وہ شہید نہیں ہوئے، اگر چہ اس بارے میں قرآن کی صریح آیت "مـاقـتـلـوه ومـاصـلـبـوه ولـكـن شـبـه لـهـم" ۔موجود ہے (سورہ نساء آیت نمبر۱۵۷) تمام انبیاءؑ، اللہ کے نمائندے اور اللہ کی نشانیاں ہیں، کسی نبی میں کوئی ایک صفت نمایاں ہوتی ہے تو دوسرے میں کوئی دوسری۔ حقیقت میں انبیائے کرام اور اوصیائے عظام اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں۔ ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن مجید کی یہی تعلیم ہے:"کـل امـن بـا لـلـه وملا ئكته و كتبه ورسله لا نفرق بين احد من رسله" ۔سب ایمان والے بھی اللہ اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم رسولوں میں تفریق کے قائل نہیں ہیں۔ قرآن مجید کی یہی تعلیم ہے کہ تمام نبیوں پر ایمان لاؤ، یہ نہ ہو کہ بعض نبیوں کو تو مانیں اور بعض کو نہ مانیں ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے والے نبیوں کی امتیں افراط وتفریط کا شکار ہوئیں۔ یہودیوں نے اپنے بعض نبیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا ان میں سے بعض کو قتل کر دیا، لیکن حضرت عیسیٰؑ کی امت نے ان سے محبت میں افراط کیا اور انہیں خدا کا بیٹا بنا ڈالا اور توحید میں شراکت کے قائل ہو گئے۔ چنانچہ جب پیغمبر اکرمؐ کے سامنے نجران کے عیسائی پادریوں اور روٴسائے قوم کا وفد آیا اور پیغمبر اسلامؐ سے گفتگو ہوئی۔ دوران گفتگو جب عیسائی وفد نے رسول کریمؐ سے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق پوچھا تو رسول پاکؐ نے فرمایا عیسیٰ اللہ کے بندے اور نبی تھے، عیسائیوں نے کہا نہیں بلکہ وہ اللہ کے بیٹے تھے کیونکہ ان کا کوئی باپ نہیں تھا، لہذا وہ اللہ کے بیٹے تھے، اس پر قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی: "اِنَّ مَثَلَ عِیسیٰ عِندَاللهِ کَمَثَلِ آدَمَ خلقه مِن ترا بٍ، ثـم قـالَ لـه کن فیکون" ۔بے شک اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے کہ اس نے پہلے اسے مٹی سے خلق کیا، پھر اسے حکم دیا۔ سو جا اور وہ ہو گیا اس آیت میں دلیل موجود ہے کہ حضرت آدمؑ کی خلقت کی طرح عیسیٰ کی خلقت ہے۔ آدمؑ کے نہ باپ تھے اور نہ ماں۔ اگر بیٹا ہونا ہوتا تو آدم زیادہ حقدار ہے اس چیز کا کہ وہ بیٹا کہلوائے، لیکن کوئی بھی ادیان آسمانی کا پیرو، انہیں اللہ کا بیٹا نہیں کہتا تو پھر حضرت عیسیٰؑ کو کیوں ایسا کہا جاتا ہے جبکہ ان کی کم از کم ماں تو موجود ہیں جن سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے ہیں۔ یہ علمی اور منطقی دلیل موجود تھی، لیکن پھر بھی وہ نہ مانے تو انہیں مباہلہ کی دعوت دی گئی اور چیلنج کیا گیا کہ علمی اور منطقی میدان میں تو تم اسطرح سے پیش آئے ہو تو آیئے اب روحانی میدان میں آ جایئے لیکن میدان مباہلہ جب انہوں نے پنجتن پاک کو آتے دیکھا تو مباہلہ کرنے سے رک گئے اور جزیہ دینا قبول کر لیا ۔رسول پاکؐ نے انہیں زبردستی مسلمان ہونے کے لئے نہیں کہا اور کہہ بھی کیسے سکتے تھے اس لئے کہ جو وہ قرآن لائے ہیں اس کا پیغام تو یہی ہے کہ:"لااکـراه فـی الـدیـن قدتبین الرشدمن الغی" دین میں جبر نہیں، تحقیق ھدایت گمراہی سے (جدا ہو کر) واضح ہو گئی اور پھر جبر سے مسلمان کرنا ہوتا ہوتا تو ہر پیدا ہونے والا بچہ مسلمان ہی رہتا گمراہ نہ ہوتا، لیکن اللہ چاہتا ہے کہ اپنے ارادہ واختیار سے انسان اللہ کے دین کو اختیار کرے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے حضرت عیسیٰؑ کے پیروکاروں کے ساتھ کوئی جنگ نہیں کی، انہیں مکمل آزادی دی۔ جب وہ مسجد نبوی میں آئے تو انہیں ان کے طریقہ کار کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی۔ انہیں زبردستی مسلمان کرنے کی کوئی کوشش نہیں ہوئی۔ لیکن اب ہم یورپ میں دیکھتے ہیں کہ حضرت محمدؐ کی زندگی کی تصویر اور امیج جو لوگوں کو پیش کیا جاتا ہے اس میں یہ بتانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا ہے یہ نا انصافی ہے۔ پیغمبر اسلامؐ تو سراپا رحمت تھے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے:"ومـا ارسلنا ك الا رحمة للعالمين" ۔ہم نے تجھے عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ جس قرآن نے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق فرمایا کہ وہ کـلـمـة الـلـه ہیں۔ وجود مبارک ہیں اسی قرآن نے موسیٰؑ کو کلیم اللہ اور حضرت محمدؐ کو تمام انسانیت کے لئے رحمت قرار دیا ہے، لہذا ہمیں تمام انبیاء کا احترام کرنا چاہئے اور اس نبی کا احترام تو فوق العادہ کرنا چاہئے جس کے متعلق حضرت مسیحؑ نے بشارت دی اور فرمایا:"انـی رسـول الـلـه الیکم مصدقا لما بين يدى من التوراةومبشرا بر سول يا تی من بعد اسمه احمد" ۔(الصف آیت۶) میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور اپنے سے پہلے کی کتاب، توریت کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول کی بشارت دینے والا ہوں جس کا نام احمد ہے۔

پس ہم حضرت عیسیٰؑ کے حقیقی ماننے والے تبھی ہو سکتے ہیں جب ان کے پیغام کو کامل طور پر مانیں اور ان کے بعد آنے والے نبی کے دین کو جو حقیقت میں کامل ترین دین ہے، کی پیروی کریں دین خدا تو ایک ہی ہے جو حضرت آدمؑ سے شروع ہوا اور حضرت خاتم النبیینؐ

تک اختتام کو پہنچا اور "الیوم اکملت لکم دینکم" کا آخری پیغام پہنچا۔ اب انسانیت کو منجی عالم بشریت کا انتظار ہے دو ہستیاں ہیں جن کا لقب منجی عالم بشریت ہے۔ ایک امام مہدیؑ اور ایک حضرت عیسیٰؑ۔ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق امام مہدیؑ کے ظہور بعد حضرت عیسیٰؑ تشریف لائیں گے اور دونوں آسمانی رہنما مل کر انسانیت کو نجات دیں گے اور اللہ کی زمین پر اللہ کے قانون کی حکمرانی ہوگی۔ آیئے ان دونوں ہستیوں کو ماننے والے آپس میں مکالمہ و گفتگو کریں اور انسانیت کی نجات کے لئے اور ان کے ظہور کے لئے زمینہ ہموار کریں۔